

نام عمر بخجے ایشیا سے پیار رہا
بھلا کئے گی کہاں ارضا ایشیا بخجہ کو
تری جات حجا پ غمِ جدائی نہی
اسی حجاب نے سب سے چھپا دیا بخجہ کو
 بلا کے بارگہ بختیار کا کی میں
کسے خبر، کہ مشیت نے کیا دیا بخجہ کو
تری صنیا ہے فرغ دل دلن اب بگی
اس انہن میں میں نے تو شمع انہن اب بھی

عنیریہ

(از جا ب بست م شاہ جہا ن پوری)

چرا غداغ سے لے لے کے بُٹھی ہی نہ کئے ہیں پر درشِ الاوزارِ زندگی میں نے
سرشکِ گرم کو رنگین باع عطا کر کے بنادیا غمِ ہستی کو دیدی نی میں نے
جلاء کے خانہ دل میں چرا غصہ صبر رضا گدا کو سخشن دیا تابع قبصہ میں نے
بنائے کے جادہ دل جادہ توکل کو سکھائی حضر طرفیت کو ہبہ میں نے
لٹا کے گوہرِ احمد صفات اے شیخِ میں نے ادا کیا ہے ترا فرض منصبی میں نے
بتاؤں اے خطر انڈیش مغلی میں نے کیا ہے کس تے روائ خون رگہ مارت میں
نیزمِ صحیح کے پیغامِ سینہ جا کی پر
پیک کے دستِ وفاطمی سے جامِ بیا
آٹھا کے چہرہ گل سے نقابِ نشہ زنگ
ہنسا دیا بدہ واجہم کی سر بلندی پر
پلا کے ذرتوں کو جامِ فروتنی میں نے

ہنسیں مہل دلن بھرے زعیم غربت پر کاس میں دیکھی ہے شانِ بھری میں نے
جسے سمجھا سکیں گے جزاں حق سبق
وہ افتخار کیا طرز زندگی میں نے۔

لئے میرا منقطعہ میری موجودہ زندگی کا آئینہ دار ہے اور یہ سب اکابر میں کا صدقہ ہے۔



مسلمانوں کا عروج و نوال

(طبع دوم)

اس کتاب میں اولاً خلافت راشدہ اس کے بعد مسلمانوں کی دوسری مختلف
حکومتوں، ان کی سیاسی حکمت عملیوں اور مختلف دوروں میں مسلمانوں کے عام اجتماعی
اور معاشرتی احوال و رفاقتات پر تصریح کر کے ان اسباب و عوامل کا تجزیہ کیا گیا ہے جو مسلمانوں
کے غیر معمولی عردیج اور اس کے بعد ان کے جبرت انگریز اخطاوں و نوال میں موثر ہوتے
ہیں جیسے تانی جس میں بہت کچھ اضافہ ہو گیا ہے۔ خصوصاً کتاب کے آڑی حصے کی ترتیب
بالکل بدلتی ہے۔

انھیں غیر معمولی اضافوں اور مباحثت کی تفصیل کی وجہ سے اس کے بعد یہ لذتیں
کو مطبوعات ۱۹۵۷ء کی تھرست میں رکھا گیا ہے اور اس کو ایک جدید کتاب کی جیشیت
دی گئی ہے جسی تقطیع ضمانت ۸۳ صفحات قیمت مجلد پانچ روپے قیمت غیر مجلد
پارہ روپے ہے۔